اخبار نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۱۵ | مطبوعہ ۱۸ - فروری بروز جمعہ سنہ ۱۸۹۷ء | قیمت فی پرچہ ۲ پائی سالانہ مع محصول [illegible]

گلدستہ اخبارات

ناظرین اخبار نور افشاں کو جشن جوبلی قیصر ہند مبارک ہووے **بباعث** تعطیل جشن جوبلی اخبار وقت پر شایع نہیں ہو سکا ناظرین معاف فرمادیں ۔ **بقول** اخبار برہمو بھائی عطر سنگہ گیانی کہتے ہیں کہ اگر دنیا کی بازی گری سیکھنی ہو ۔ تو آریا سماج یا سنگہ سبھا میں جاؤ ۔ **لاہور** میں چند عورتیں ریلوے اسٹیشن سے شہر کو جاتی ہوئی رستہ میں لوٹی گئیں ۔ **کاؤسجی** جہانگیر جی پارسی صاحب پوسٹماسٹر جنرل شمال و مغرب مقرر ہوئے ۔ **پنجاب** میں یادگار جوبلی میں کالج صنعت و حرفت کھلیگا ۔ **کشمیر** کی ریلوے بناکر گلگت میں انگریزی قلعہ کی سفارش کی گئی ۔ **رائے** کلیان سنگہ صاحب نے سدا برت امرتسر کے لئے ۲۰ ہزار روپیہ دیا ۔ **احمد آباد** کے رنچور لال راؤ بہادر نے جوبلی شفاخانہ کو بیس ہزار روپیہ دیا ۔ **ریاست** جموں و کشمیر سے ۵۰ لاکھ کے تحائف قیصر ہند کو پیش ہونگے ۔ **۲۱** فروری حضور ویسرائے بل نگلی کھولینگے ۔ **جبلپور** میں یادگار جوبلی کے لئے سیٹھ گوکل داس نے دس ہزار روپیہ چندہ دیا ۔ **مارچ** میں دس ہزار فوج برھما سے لوشائی جائیگی ۔ **حکومت** ملکہ قیصر ہند میں انگلستان میں تین ہزار گرجے نئے تعمیر ہوئے ۔ **روم** میں وکیل انگلستان کے ساتھہ دوستانہ گفتگوئیں جاری ہیں ۔ **روس** و آسٹریا میں دوبارہ جزیرہ کریٹ فیصلہ محال خیال کیگیا ۔ **روسی** فوج میں دہ بندوقیں تقسیم ہوئیں جو فی منٹ ۲ فیر کرتی ہیں ۔ **امیر بخارا** نے روسی دباؤ سے غلامی کا نام و نشان اُٹھا دیا ۔ **خیال** کرتے ہیں روس پانچ لاکھہ فوج سے ہند پر حملہ کریگا ۔ **امریکہ** نے اپنے ۲۸ بندرگاہوں کے سامان حفاظت کیلئے ۲۶ کروڑ روپیہ منظور کیا ۔ **سات** آدمی جنمیں تین گلاسگو کے مجسٹریٹ تھے کسی سرنگ کے اُڑاتے وقت دم گھٹ کر مرگئے ۔ **مہاراجہ** میسور کی سلطنت میں آجکل تعلیم نسوان کا زیادہ زور ہے ۔ **شہر** کلکتہ میں ایک مسلمان ڈسٹرکٹ [illegible] پر ۱۰ روپیہ جرمانہ ہوا ۔ اسلئے کہ اُسکی سواری میں دو آدمی کچل کر مرگئے ۔ **آجکل** پادری ایف ای ڈگرام صاحب سکرٹری سی ۔ ایم ۔ ایس انگلینڈ سے ہندوستان میں تشریف فرما ہیں ۔ اور چرچ مشن کے کاروبار کا ملاحظہ فرما رہے ہیں ۔ **لالہ** مرلیدھر پلیڈر کا جرمانہ بھی نگرانی چیف کورٹ سے معاف کیا گیا ۔ **آگرہ** مینوسپل کمیٹی نے زنانہ مڈیکل کالج کی بلڈنگ کے لئے قیمتی آٹھہ ہزار روپیہ کی زمین مفت دی ۔ بلڈنگ تیار ہو رہی ہے ۔ **مہاراجہ** صاحب بنارس نے ایک نقری صندوقچی تیار کرائی ہے ۔ جو حضور قیصر ہند کو بھیجی جائیگی ۔ **ڈاکو** تانتیا بھیل آجکل ضلع ہردہ میں ہے ۔ **امسال** بمبئی میں خسرہ کی بشدت ہوئی ۔ **کانپور** میں قومی چندہ سے ایک جوبلی آرفن ایج قایم کرنے کی تجویز ہے ۔ بہت کچھہ چندہ بھی جمع ہو گیا ہے ۔ **ہمدردی نور افشاں** ۔ ہمدردی تو یہ ہے ۔ مگر سی پچھلے ہفتہ اسی جگہہ ایک بیوہ فوت ہوگئی ۔ اُسکے ۲ بچے باقی رہ گئے ۔ یتیم لاوارث کوئی پرسان حال نہ تھا ۔ ہندو مسلمانوں سے کسی نے انکی امداد کی حامی نہ بھری ۔ آخر سرکار نے عیسائی محتاج خانہ کے سپرد کردیئے ✤

پنجاب یونیورسٹی کے امتحان مختاری میں امسال صرف سات طلبا پاس ہوئے ۔ **لاہور** مینوسپلٹی نے امداد دہندگان ٹیکہ چیچک کے انعام ۲۰۰ روپیہ میں ۱۰۰ روپیہ اور اضافہ کیا ۔ **صوبہ** پنجاب میں فیس امتحان امیدواران مڈل سے اس مرتبہ اٹھارہ ہزار روپیہ کی آمدنی ہوئی ۔ **اودہ** روہیلکھنڈ ریلوے نے دیسی ملازموں کو پاس دینا بند کردیا ۔ **لیڈی** ڈفرن فنڈ کی مستقل آمدنی سالانہ ۱۹ ہزار ۵ سو روپیہ ہے ۔ **خاص** تعلیم اہل ہند کے لئے سویزرلینڈ میں اعلی سکول قایم ہوا ۔ **قندھار** ریلوے کی توسیع کے لئے ۲۷ لاکھہ ۲۲ ہزار ۹ سو ۴۰ روپیہ منظور ہوا ۔ **پادری** ایف ای ڈگرام صاحب سکرٹری سی ۔ ایم ۔ ایس ۹ ماہ حال کو نارووال ضلع سیالکوٹ میں تشریف لیجانیوالے ہیں ۔ **اودہ** روہیلکھنڈ ریلوے پر عورتیں ٹکٹ ماسٹر ہیں ✤

نور افشاں

۱۸- فروری ۱۸۸۷ء

زنانہ میڈیکل کالج آگرہ

لیڈی ڈفرن فنڈ میں جسقدر امداد دیگئی۔ اور تا ہنوز دیجا رہی ہے۔ یہہ سب کچھ لیڈی موصوفہ کی ہمت اور ملک کی قدردانی کا نتیجہ ہے۔ ہم امید کرتے ہیں۔ کہ اس روپیہ سے ہمارے ملک کی عورات کو بے انتہا فوائد حاصل ہونگے۔ اور جو نیت خیرخواہی کی لیڈی ممدوحہ کی ہے۔ پوری ہوگی ✠

ہمارے ملک کے لئے دیسی عورتوں کا ڈاکٹر ہونا بشدّ ضروری تھا۔ کیونکہ بباعث رسم پردہ کے ڈاکٹر یا حکیم عورات کی امراض سے بخوبی واقفیت حاصل نہیں کر سکتے تھے۔ اور کئی قسم کی دقتیں تھیں۔ اور نیز جو بغیر عورتوں کے حل نہ ہو سکتی تھیں۔ کیونکہ عورت عورت کا حال بخوبی جان سکتی۔ اور بخوبی سمجھ سکتی ہے۔ اور ہر حال میں اسکی مددگار ہو سکتی ہے ✠

اس کار خیر کے عوض ملک کو لیڈی ڈفرن صاحبہ کا نہایت شکریہ ادا کرنا چاہیے ✠

اسوقت اس کالج کے متعلق ہمکو کچھ عرض کرنی ہے۔ چونکہ ابھی یہہ نیا کام ہے۔ اسلئے اسکے ہر پہلو پر نظر کرکے جو کچھ نقص معلوم ہو۔ اسکا اظہار ایڈیٹر کا فرض منصبی ہے ✠

چند ماہ کا عرصہ ہوا کہ دو مسیحی شریف زادیوں سے جو کالج مذکورہ کی سٹوڈنٹ تھیں۔ ہماری ملاقات ہوئی۔ اثنائے گفتگو میں انہوں نے کالج کی تعلیم اور دیگر حسن انتظام کی بہت تعریف کی۔ اور یہہ بھی فرمایا کہ اگرچہ لیکچر کیوقت لڑکے اور لڑکیاں ایک ہی جگہہ بیٹھتے ہیں۔ مگر درمیان میں ایک پردہ ہوتا ہے۔ اور پرنسپل صاحب اس امر میں بڑی احتیاط رکھتے ہیں ✠

مگر گذشتہ ہفتہ جو ہمکو آگرہ جانے کا اتفاق ہوا۔ تو (جو تعریف ہمنے کالج کی بابت سنی تھی۔ اُسمیں تو کچھ کلام نہیں۔ بلکہ اُس سے بھی بڑھ چڑھکر یہہ بات معلوم ہوئی۔ کہ غیر انسان تو کیا جانور کا بھی وہاں گذر نہیں کیونکہ نہایت درجہ کی خبرداری کیجاتی ہے)۔ ایکبات سے ہمیں سخت افسوس ہوا۔ امید کہ ہمارے اس افسوس پر پرنسپل صاحب اور دیگر منتظمان کالج ضرور توجہ فرماوینگے ✠

وہ یہہ کہ جہاں ہسپتال میں اپریشن وغیرہ ہوتا ہے۔ وہاں لڑکے اور لڑکیاں ایک ساتھہ [illegible] پھر رہے تھے۔ کیا معنے کہ ابھی دو [illegible] پر سٹوڈنٹ لڑکے اور سٹوڈنٹ لڑکیاں تفریحاً سیر کرتی تھیں۔ کوئی نگران نہ تھا۔ یہہ ہم نہیں کہتے۔ کہ کسی قسم کی بُرائی دیکھی۔ مگر بُرائی کی صورت میں کچھ شک نہ تھا ✠

اسی وقت اسپر توجہ کرنی نہایت بلکہ اشد ضروری امر ہے ورنہ بعدہ اگر کسی قسم کی بُرائی پیدا ہوئی۔ تو بڑی دقت ہوگی۔ اور شریف متنفر ہو جاوینگے۔ اور خوامخواہ کالج کی بدنامی ہو جائیگی۔ جہانتک ممکن ہو ایسے لڑکوں کو لڑکیوں سے الگ رکھنا مناسب ہے۔ اسوقت اس کالج میں ۴۹ سٹوڈنٹ عورتیں ہیں۔ ۲ یوروپین۔ ۱۴ ہندو۔ ۴ مسلمان اور ۲۹ دیسی مسیحی۔ اس سے کالج کی ترقی ظاہر ہے۔ مسلمانو دیکھو تو تم اب بھی پیچھے ہی ہو ✠

مہرولی -(علاقہ دہلی) میں ان دنوں ایک عجیب مقدمہ واقع ہوا۔ کیفیت جسکی اسطرح پر ہے۔ کہ کسی ذات شریف نے جسکی کسی وجہ سے ہاسپٹل اسسٹنٹ سے عداوت تھی۔ ایک جعلی شکایت نامہ جسمیں ہاسپٹل اسسٹنٹ کے چلن اور کام پر حملہ تھا۔ ایک کیطرف سے لکھکر اور ان پر چند نمبرداروں اور بنیوں کے دستخط کروا کر صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر دہلی کی خدمت میں ارسال کر دیا۔ پہلے اس سے کہ ہم اسکا باقی حال بیان کریں۔ یہہ کہنا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ شکایت کا کاغذ دستخطوں کے کاغذ سے علیحدہ چسپان کیا ہوا تھا ✠

صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے اسپر ایک سخت حکم تحقیقات کی نسبت لکھکر سول سرجن کے پاس بھیجدیا۔ سول سرجن صاحب نے بجنسہ ہاسپٹل اسسٹنٹ کے پاس مہرولی ارسال کیا۔ اب لطف دیکھئے۔ کہ جب منشو ڈاکٹر نے اس امر کی تحقیقات کی۔ تو جنکے دستخط تھے۔ انہوں نے صاف انکار کیا۔ کہ ہمنے کسی ایسی شکایت کے لئے دستخط نہیں کئے اور کوتوالی کے روزنامچہ میں جاکر لکھوا دیا کہ ہمسے کسی شخص نے دھوکہ سے ڈاکٹر کی نسبت شکایت نامہ پر دستخط کروا لئے ہم اُن دستخطوں اور مہروں کے ذمہ وار نہیں ✠

اور ایک محضر نامہ تیار کرکے جسمیں ڈاکٹر کے کام و چلن کی بہت تعریف لکھی گئی اُنہی شخصوں نے اپنے دستخط اور مہریں ثبت کرکے سول سرجن کے پاس دہلی بھیجدیا۔ دیکھئے نتیجہ کیا ہوتا ہے ✠

چونکہ اس موقعہ پر ہم بھی وہاں تھے جہانتک ہمنے تحقیق کی ڈاکٹر کی نسبت کسی قسم کی شکایت نہیں سنی البتہ اتنا ہے۔ کہ ڈاکٹر مسلمان ہے اور شکایت جیسی کہ افواہ ہے۔ کسی ہندو کیطرف سے ہوئی مگر محضر نامہ بھی اہل ہنود اور اہل اسلام دونوں کی جانب سے تیار کیا گیا ✠

آگرہ میں گذشتہ ہفتہ سخت حادثہ گذرا۔ ایک آتشباز کی دوکان میں بارود کو آگ لگ گئی۔ پانچ جانیں اور کئی مکانات جلکر خاک ہو گئے ✠

اگرچہ ایسے ایسے حوادث اکثر وقوع میں آتے ہیں مگر اسبات پر کچھ خیال نہیں کیا جاتا کہ بارود خانے بستیوں سے باہر ہوں۔ بارود خانہ جلے تو جلے ساتھہ ہمسایوں کو تو نہ لے جلے۔ ہماری سمجھ میں سرکار کو ضرور اسبات کا تدارک کرنا چاہئے۔ آتشبازی کا مکان دیگر مکانات سے علیحدہ ہونا نہایت ہی مناسب اور ضروری معلوم ہوتا ہے ✠

بھیرہ ضلع شاہپور کے ایک صاحب [illegible] گورنمنٹ کی حالت پر سخت افسوس کرتے ہیں۔ [illegible] کہ ہمارے [illegible] بعض جو نئے الحق میں پھنسنے گئے انکی یہہ حالت ہو رہی ہے کہ شب و روز حیران و سرگردان لوگوں کے گھروں میں پھرتے ہیں۔ اور روپیہ دینے کا وعدہ کرتے ہیں کہ ہمارا نام جپنا ہم تمکو اتنا روپیہ دینگے اور یوں یوں تمہارے ساتھہ سلوک کرینگے بیچاروں کی حالت قابل رحم ہو گئی ہے — ملک کی حالت دیکھکر ہمیں سخت حیرانی ہوتی ہے کہ کب اس ملک کی اصلاح ہوگی۔ اپنے آپ سے تو ہو چکے ہیں۔ امریکہ میں چار سال کے لئے ایک پریزیڈنٹ لوگوں کیطرف سے مقرر کیا جاتا ہے۔ لیکن گذرنے میعاد [illegible]

صاحب اخبار رفیق ہند تحریر فرماتے ہیں کہ +

مسٹر پرکنس - یہہ ایک ایسا نام ہے جس سے بہت کم اہل پنجاب ناواقف ہونگے۔ صاحب موصوف پہلے پنجاب میں کمشنر تھے اور شاید بہت جلد فنانشل کمشنری کے عہدہ کو زینت دیتے مگر انکو اپنی خاص مذہبی خدمت کا ایسا خیال تھا کہ انہوں نے سرکاری ملازمت کو اپنے اُس اعلیٰ مقصد میں حارج سمجھا اور اسلئے استعفا دیکر اُس سے علیحدہ ہو گئے۔ ابھی کہ موصوف نے پنشن کو اترا مرتسر کو قرار دیا ہے اور اپنی مذہبی خدمت میں مصروف ہیں۔ عموماً بعض نئے فیشن کے حضرات اُن عہدہ داروں کے متعلق بکار کرتے ہیں جو اپنے مذہب کا زیادہ تر خیال ہو۔ مگر ہم اُلو تم اصل یوں ہو کہ ایسے ہی افسر ہوتے ہیں جو ہمیشہ اپنے خدا کو حاضر ناظر جانکر اپنے کانشنس کے مطابق انصاف اور حق شناسی کا خیال رکھتے ہیں اور انکی طبیعت کو کوئی بڑے سے بڑا لالچ یا بڑے سے بڑا خوف بھی راہ راست سے منحرف نہیں کر سکتا - بیشک ایسے ہی افسر ہوتے ہیں جنکا وجود حکومت رعایا کے لئے ایک برکت عظیم ہوتا ہو اور بڑی خوشی کی بات ہمکو ایسے ہی افسروں کے زمرہ میں ہم مسٹر پرکنس کا نام بھی لے سکتے ہیں مسٹر پرکنس نے پنجاب میں جہاں جہاں حکومت کی وہیں کی رعایا پر نہایت رگانہ دست شفقت رکھا انہوں نے ہمیشہ افسروں کے ظلموں سے ماتحتوں کو اور زبردستوں کے پنجہ سے زیر دستوں کو چھڑانے کی کوشش کی - ہمارا خیال ہو کہ انہوں نے حکومت کا کام بھی بہ نسبت اپنے ذاتی فائدہ کے زیادہ تر بلحاظ ایک مذہبی عبادت کے انجام دیا - اور مبارک ہیں اُن لوگوں کی زندگی جو اپنے جیسے بندگان خدا کو آرام و آسایش پہنچانے میں صرف ہو +

بقیہ قدیم تواریخ کا اختصار

۵ فصل ترائی اموبرٹ والکیا میں ۶۳ سے ۴۸ سنہ تک

جب پمپی روم میں لوٹ آیا تو کیا دیکھا کہ میری شہرت روم میں ایسی بڑی جیسی پہلے تھی اور یہہ بھی کہ دو شخص حال میں بہت مشہور ہوئے ہیں ایک مارقس لسینیس کراسس تھا جسنے ایک فساد کو جو پہلوانوں نے برپا کیا تھا بند کر دیا دوسرا کیس جولیس قیصر تھا جو ایک امیر کے خاندان سے پیدا ہوا تھا لیکن اسکی پھوپھی ماریس کی جورو تھی اور یہہ شخص اسطرح عوام کے فرقہ سے رشتہ رکھتا تھا علاوہ اسکے اُس نے چاہا کہ اگر مجھے ملکی اختیار حاصل ہو تو صرف عوام کے وسیلہ سے ہو سکتا ہے وہ ایک دانا عالم مشہور مصنف اور سپہ سالار درجہ عالی کا تھا لیکن اسکے چال چلن میں یہہ عیب تھا کہ وہ عیاشی بدمعاشی میں اکثر مبتلا رہا اگرچہ اپنے ہم وطنوں کے نزدیک نرم دل تھا تاہم جب اپنی شہرت پیدا کیا چاہتا تھا اسکو کچھ پرواہ نہیں تھی کہ کتنی جانیں برباد کیجائیں - جب صاحبان سنٹ پمپی کی اُس کارروائی پر جو ایشیا میں ہوئی تھی متوجہ ہوئے تو بعضی باتوں کی بابت وہ متحمل ہوئے اُس تحمل کو دیکھکے پمپی بے صبر ہو گیا اور اُس سبب سے ایسی غلطی کی کہ اُسکا بڑا نقصان ہو گیا اور قیصر اور کراسس کے ساتھ عہد کیا کہ ہم تینوں ملکر اپنی اپنی مراد کو حاصل کرنے کے لئے ایک دوسری کی مدد کریں اور اسی طرح صاحبان سنٹ کو اپنے ماتحت کریں یہہ تین شخص پہلی ٹرائی امبرٹ کہلاتے تھے چنانچہ صاحبان سنٹ مجبور ہوکر ان تینوں کے کہنے پر کارروائی کرنے لگے انہوں نے قیصر کو فتح دیکے گال پر مقرر کیا اور کراسس کو ایشیا کے اوپر حاکم مقرر کیا اور پمپی کی کارروائی کی تصدیق کرکے اسپین کا پروکانسل بنایا کراسس لشکر کو لیکر شہر یروشلم کو گیا اور ہیکل کو لوٹ کر ملک فارس پر چڑھائی کرنے کو روانہ ہوا فارسی لوگ بنجی تھے گھوڑوں پر سوار ہوکے تیر اندازی کرتے تھے اور انکا دستور یہہ تھا کہ جب دشمن سامنے آتا تو بھاگ جاتے تھے اور جب دشمن انکا پیچھا کرتا تو سب تیر اندازی کرتے ہوئے حملہ آور ہو جاتے تھے چنانچہ جب کراسس سینامیہ کے میدان میں آیا تو ان لوگوں نے اُسکو گھیر کے شکست دی لشکر کی تھوڑے سے آدمی بچکے کیس کاسیس لانجی نس کے ماتحت سوریہ کو لوٹ گئے +

جب تک یہہ باتیں ہو رہی تھیں جولیس قیصر ملک گال کو فتح کر رہا تھا اور نو برس تک لڑتے رہنے اُسنے اس ملک کو قبضہ کر کے اُسکو ایک رومی صوبہ بنایا انہیں ایام میں اُسنے دو بار جزائر برٹانیہ پر چڑھائی کی اور دریائے رہیں کے جنوبی اطراف کو فتح کر لیا اس لڑائی میں قیصر نے ارادہ کیا کہ اپنے واسطے ایک ایسا لشکر تیار کرے جسکے وسیلے سے صاحبان سنٹ کو اپنا تابعدار بنائے اور آپ کو سلطنت روم میں حاکم اعلیٰ بنانے +

اس عرصہ میں پمپی روم میں رہتا تھا اور اپنا لشکر بھی اپنے پاس رکھتا تھا اور نائب کے وسیلہ سے اسپین کا انتظام کرتا تھا اور لوگوں کو خوش کرنے کے لئے بڑے بڑے تماشے کرواتا تھا کبھی جنگلی درندوں کو لڑواتا تھا کبھی پہلوانوں کو آپس میں لڑاتا تھا کبھی جنگلی جانوروں سے لڑاتا تھا ان تماشوں کے لئے ایک گینڈا جو پہلے کبھی نہیں دیکھا گیا شیروں سے لڑایا گیا اور پانسو شیر مارے گئے شروع میں پمپی اپنے وعدہ کے مطابق قیصر کی مدد کرتا تھا لیکن جب اُسنے دیکھا کہ قیصر اپنے تئیں حاکم اعلیٰ بنانا چاہتا ہے تو اُسنے سنٹ کی مدد کی جب گال فتح ہو گیا تو قیصر لوٹ آیا اپنے دوستوں میں سے ایک لائق شخص مسمی مارقس انتونیاس کو جو ٹرابیون میں سے ایک تھا بھیجا کہ وہ سنٹ سے یہہ دعویٰ کرے کہ قیصر کے روم میں آنے سے پیشتر پمپی اپنی لشکر کو موقوف کرے جب یہہ درخواست نامنظور ہوئی تو مرقس انٹونیس یہہ بہانہ کرکے کہ میری جان کا خطرہ ہے قیصر پاس بھاگ گیا اسپر قیصر لشکر لیکے روم کیطرف روانہ ہوا - رومیوں کا یہہ قانون تھا کہ کوئی سپہ سالار بغیر سنٹ کی اجازت کے اپنے لشکر کو اٹلی میں نہ لاوے اٹلی اور گال کے درمیان ایک چھوٹا دریا روبی کان نام واقع تھا اُس دریا پر آکے کنارہ پر قیصر نے پہنچکے تھوڑی دیر تک تامل کیا مگر پھر سرکشی اختیار کرکے دریا کے پار اُتر گیا +

تب صاحبان سنٹ نے اپنی محافظت کے لئے پمپی کو مقرر کیا لیکن ایسا لشکر جو قیصر کے سپاہیوں کے ساتھ لڑ سکے اُسکے پاس نہ تھا چنانچہ پمپی صاحبان سنٹ کانسل اور سرکار کے تمام عہدہ دار ساتھ لیکر اٹلی کے جنوب کیطرف ٹھہر گیا بعد اُسکے یونان میں جا رہا تب قیصر روم پر قبضہ کرکے اسپین میں گیا اور سرکاری فوج کو شکست دیکر پمپی کے پیچھے یونان میں گیا ملک تسلی تمام پرسالیہ میں فریقین سے بڑی لڑائی ہوئی اس لڑائی میں پمپی نے شکست کھائی اور اپنی جورو اور بیٹے کو لیکر سکندریہ میں بھاگ گیا اس امید سے کہ وہ بادشاہ جسکے باپ کو اُسنے تخت پر بٹھایا تھا اُسکی حفاظت کریگا مگر جب اُسکے جہاز سکندریہ کے بندر میں پہنچے تو ایک چھوٹی کشتی اُسکو خشکی پر پہنچانے کے لئے پاس آئی جسپر وہ اپنے نوکر کے ساتھ چڑھا جب کنارے کے پاس پہنچا اور کشتی سے اترنے لگا تو ایک بدذات رومی نے اُسکے پیچھے سے خنجر مارا وہ مردہ ہوکے زمین پر گر پڑا اُس نے سر کاٹ کے لاش وہیں چھوڑ دی اُسکے وقت اُسے نوکر اور ایک رومی سپاہی نے لکڑی جمع کرکے لاش کو جلا دیا جب پمپی کی جورو اور اُسکے بیٹے نے جہاز سے اُسکو قتل ہوتے دیکھا تو اسی جہاز میں روانہ ہو گئے بڑا بیٹا جو سکسٹس کہلاتا تھا اپنے باپ کی اکثر خصلتیں رکھتا تھا مشہور آدمی ہوا +

مراسلات

براہین احمدیہ

مقدمہ صفحہ ۱۱۶-۱۲۸ پر

ریویو نمبر ۵

قولہ (صفحہ ۱۲۰) کیا یہہ حیرت انگیز امر نہیں کہ ایک بے زر بے زور بیکس امی یتیم تنہا غریب ایسے زمانہ میں کہ جس میں ہر ایک قوم پوری پوری طاقت مالی اور فوجی اور علمی رکھتی تھی ایسی روشن تعلیم لایا کہ اپنی براہین قاطعہ اور حجج واضحہ سے سب کی زبان بند کردی (جب تک تلوار نہیں چلی تھی تب تک کسی کی زبان بند نہیں ہوئی تھی) اور بڑے بڑے لوگوں کی جو حکیم بنے پھرتے تھے اور فیلسوف کہلاتے تھے فاش غلطیاں نکالیں اور پھر باوجود بیکسی اور غریبی کے زور بھی ایسا دکھایا کہ بادشاہوں کو تختوں سے گرادیا اور انہیں تختوں پر غریبوں کو بٹھلایا اگر یہہ خدا کی تائید نہیں تھی تو اور کیا تھی۔ کیا تمام دنیا پر عقل اور علم و طاقت و زور میں غالب آجانا بغیر تائید الٰہی کے بھی ہوا کرتا ہے خیال کرنا چاہئے کہ جب آنحضرت نے پہلے مکہ کے لوگوں میں منادی کی کہ میں نبی ہوں اُس وقت اُنکے ہمراہ کون تھا اور کس بادشاہ کا خزانہ اُنکے قبضہ میں آگیا تھا کہ جس پر اعتماد کرکے ساری دنیا سے مقابلہ کرنے کی ٹھہر گئی تھی۔ یا کونسی فوج اکٹھی کرلی تھی کہ جس پر بھروسہ کرکے تمام بادشاہوں کے حملوں سے امن ہوگیا تھا ہمارے مخالف بھی جانتے ہیں کہ اسوقت آنحضرت زمین پر اکیلا اور بیکس و بے سامان تھے اور صرف اُنکے ساتھ خدا تھا جسنے اُنکو ایک بڑے مطلب کے لئے پیدا کیا تھا۔ (اُسوقت آنحضرت نے کیا کرلیا تھا۔ بارہ برس کے عرصہ میں گنتی کے پیرو ہوئے تھے۔ ہمارے ہندوستان ہی کے پیشواؤں کا اُنکے ساتھ مقابلہ تو کر دیکھو) +

اقول۔ واضح ہو کہ آنحضرت کی ابتدائی حالت ایسی پست نتھی جس سے بہت کچھ حیرانگی ہو کیونکہ آپ ایک اچھے اور قوی خاندان سے تھے اور اگرچہ لڑکپن میں (جس زمانہ کو اُنکی نبوت کے دعوی کے ساتھ کچھ تعلق نہیں رہا) یتیم اور لاچار اور غریب ہوگئے تھے مگر نبی بننے سے پہلے آپ ایک امیر اور اپنے قوم میں ایک بارعب آدمی ہوگئے تھے۔ جس کامیابی کا مرزا صاحب ذکر کرتے ہیں وہ تو اُسوقت سے حاصل ہونے لگی تھی جب سے تلوار چلانا روا کرلیا تھا لیکن اس سے پہلے کی کارروائی تو قابل یادگار اور حیرانگی کا باعث نہیں ہوسکتی۔ پس جو حالت اس زمانہ میں قوموں کی تھی اور جو طریق محمد صاحب نے کامیاب ہونیکی تجویز کی اُس سے تو ہم یہہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ محمد اور اُنکے پیرؤں کی ناکامیابی باعث حیرانگی کا ہوتی نہ کہ کامیابی۔ چنانچہ +

اول علمی طاقت کی بابت واضح ہو کہ اہل عرب ایک جاہل قوم تھی اور انہیں لکھنے پڑھنے کا رواج نتھا۔ زبان کی فصاحت اور مشق لڑائی اور فیاضی اُنکے شغل تھے۔ یہودی اور عیسائی پڑھنا لکھنا جانتے تھے مگر اہل عرب اور خصوصاً اہل مکہ ناخواندہ لوگ تھے۔ اور مذہب اُنکا بت پرستی تھا۔ ایسے لوگ جھوٹ سچ میں کیا تمیز کرسکتے تھے۔ اور پھر عرب میں اُسوقت چار مذہب مشہور تھے مجوسی اور صابئین اور نصاریٰ اور یہودی۔ اور اہل عرب عموماً بت پرست تھے۔ خدا پرستی کا بہت تھوڑا سا خیال تھا۔ ان مذاہب کے جدا جدا اعتقاد تھے بلکہ ایک دوسرے کے خلاف بھی تھے۔ اور عیسائی مذہب وہاں سب سے بُری حالت میں تھا کیونکہ وہ عموماً بدعتی لوگ تھے جو رومی سلطنت سے عرب میں پناہ لینے کے لئے آبسے تھے۔ اب محمد صاحب نے جو خود ایک جاہل شخص تھے اس علمی طاقت (!!) کا کسطرح مقابلہ کیا +

(۱) ان مذہب والوں کے خیالوں اور دستوروں کو اختیار کرلیا بت پرستوں سے سال کے چار مہینے پاک ماننے کا دستور لیا اور انہیں سے کعبہ اور حج کی تعظیم اور رسمیات اختیار کیں یہود سے نبیوں کا احوال توحید کا بیان اور اُنکی حدیثوں کے قصے شامل کرلئے۔ عیسائیوں سے عیسیٰ اور حواریوں کی بابت جھوٹ سچ باتیں مان لیں اور قرآن میں درج کرلیں اور قیامت و عدالت کا یقین حاصل کیا۔ اور یہودیوں سے روزہ اور حلال اور حرام چیزوں کا خیال اور کثرت ازدواجی کا (جسکا عرب میں بھی رواج تھا) جواز اختیار کیا۔ اور یوں قرآن یا اپنی تعلیم کو ان مذاہب سے مرتب کرکے لوگوں کو سُنایا کیا یہہ تدبیر حضرت کی کامیابی کو سہل کرنیوالی نتھی بیشک تھی۔ پس تو آنحضرت اُن قوموں کی علمی طاقت کا مقابلہ کرنے میں بہ تدبیر کامیاب ہوئے کہ اُنکے علم میں خود شریک ہوگئے بعض میں ایک کے ساتھ اور بعض میں دوسرے کے ساتھ اسی کو آپ کہتے ہیں کہ منہ بند کردیا!! خوب!! +

(۲) پھر آنحضرت نے عربوں کو ایسی نفسانی تعلیم دی جو اِس وحشی قوم کو آنحضرت کیطرف خوب کھینچے۔ وہ بہشتی حوریں اُن عاشق مزاجوں کے لئے کیسی کشش کا باعث تھیں۔ اور کثرت ازدواجی اور پھر طلاق کی آزادگی اُنکو نفع میں تھی پھر روحانی پاکیزگی حاصل کرنا اور نفسانی خواہشوں کو ترک کرنا چنداں طلب نکیا مگر چند ظاہری رسمیں بتلادیں جنکو وسیلہ نجات کا سمجھیں ان لوگوں کی طبیعت ایسی تعلیم سے کب گریز کرنیوالی تھی۔ اور اس سبب اُنکو لڑائی کا شوق دلانا اور ثواب آخرت کا اُسپر وعدہ رکھنا اس جنگی قوم کے لئے ایک حسب دلخواہ شغل ہوگیا۔ اس تدبیر سے آنحضرت نے رفتہ رفتہ کل عرب اپنے تحت میں کرلیا۔ کبھی کسی ادنیٰ یا اعلیٰ شخص نے ایسی زمانہ ساز تدبیریں اختیار نہیں کیں۔ اور اسحال میں آنحضرت نے کامیاب ہونا حیرانگی کا باعث نہیں ہے +

(۳) حسب زمانہ کے لحاظ سے اپنی تعلیم میں وہ تبدیلیاں کرتے رہے جنکی قرآن کی ناسخ اور منسوخ آیات شاہد ہیں۔ دوم ملکی طاقت کی یہہ کیفیت تھی کہ عرب کا ملک مختلف تھا اور ایک دوسرے سے آزاد فرقوں میں منقسم تھا جو کسی یگانگی سے بندھے نتھا اور ملک کی ایسی حالت کمزوری کی علامت ہے۔ ہندوستان اور خصوصاً پنجاب کی کمزوری کا یہی سبب رہا ہے۔ اور اگر آپ محمد صاحب کی زندگی کا احوال انصاف سے پڑھیں تو معلوم ہوگا کہ کل ملک عرب ابھی لڑائی میں مغلوب نہ ہوگیا لیکن جیوں جیوں خاندان خاندان مسلمان ہوتے گئے تیوں تیوں وہ دوسرے خاندانوں کو اسلام قبول کرنیکے لئے تلوار سے مجبور کرتے رہے۔ اور یوں پہلے اُس دین نے کچھ لوگ اکٹھے کئے جو تلوار چلاویں اور تلوار نے رفتہ رفتہ عرب بھر میں دین کو پھیلادیا۔ اور ادھر تو عرب کے لوگ اسطرح سے ایک بادشاہ کے ماتحت اور ایک ہی دین ہوئے۔ اور لڑائی کے کام میں خوب سرگرم تھے۔ یعنی عرب اپنے زور میں ہوگیا تھا۔ اور دوسری طرف وہ دو سلطنت جو ایکزمانہ میں اوروں کے لئے دہشت کا باعث تھی ایکطرف تو شمالی وحشی قوموں اور ایرانیوں کے حملوں سے عاجز آرہی تھی اور دوسری

طرف اپنے اندرونی فسادوں کے سبب کمزور ہو گئی تھی۔ اور یورپ کے مقابلہ کے لائق نہ رہی تھی۔ پس اُس زمانہ میں قوموں کی طاقت کا یہہ حال تھا۔ اور اِس سے محمد اور اُسکے پیرؤں کی فتوحات میں سہولت ہو گئی تھی۔ اور ایسی حالات اور سہولتیں کہ کر اگر محمد اور اُسکے خلیفے فتحیاب نہ ہوتے تو حیرانگی بلا شک ہوتی۔ اسلئے آپ بے سلسلہ بات نکریں کہ ایک یتیم اور بیکس آدمی تھا اور اُسنے بادشاہوں کو تختوں سے گرا دیا۔ اور ظالموں کے منہہ بند کر دیئے۔ اوّل تو اس زمانہ میں لایق عالم اور فلاسفر بہت ہی کم تھے اور جو ہونگے اُنسے محمد صاحب کی ہمکلامی کب ہوئی ہو گی اور خلیفوں نے تو پیرجی سے اچھی سبق سیکھا۔ اسلام یا تلوار۔ تو وہ فلاسفروں کو کیا جانتے تھے۔ وہ کونسا ملک ہے جہاں لوگ محمد یا اُسکے پیرؤں کی کلام اور براہین قاطع سے مُنہہ بند کئے گئے تھے۔ یاد رہے کہ حکومت اسلام اور دین اسلام ایک دوسرے کے ساتھ پیوستہ ہیں جُدا نہیں ہیں اسلئے جہاں تلوار پہنچی وہاں اسلام بھی لازمی تھا۔ سوم مرزا صاحب آپ اِس خیال کو چھوڑ دو۔ اور چھپا ہی ہے دو اِن باتوں سے محمد صاحب کے ساتھ خدا کا ساتھ بالکل ثابت نہیں ہوتا بلکہ وہی بات ظاہر ہوتی ہے جس سے آپکو رہا کرنیکی ہم کوشش کر رہے ہیں + باقی آیندہ

کفش دوزی اگرچہ کہتر است
اما از پیشہ معلمی بہتر است

(اسٹرسٹرکٹ انسپکٹر مدارس ضلع لودیانہ و دسٹرکٹ کمیٹی مدرسیہ ویانکی توجہ درکار ہے)

بحمد و ثنا بیان اُس خالق کون و مکان کا شکر ہے جسنے اپنی قدرت کاملہ سے ہر نوع و اقسام کے عالم کو ظہور من الشمش کیا اور انسان کو اشرف المخلوقات بناکر بوئے اُنس و الفت اُسکے دل میں پیدا کی۔ اور ہزاران ہزار شکر اُس شہنشاہ ہر دو جہان کو سزاوار و لایق ہے جسنے لارڈ رپن کو ہندوستانکی بہبودی کیواسطے گورنر جنرل ہند تعینات فرمایا اُس خیر خواہ ہند کے عہد حکومت میں اتنے اختیارات حاصل ہوئے جسکو ہمارے ہندوستانی بھائی تا روز مرگ بھی فراموش نکرینگے اور اُنکو یاد کر کر دعائے خیر کہینگے۔ از نہم

ایک لوکل سلف گورنمنٹ نے تعلیمی کا ممتاز کیا ہے۔ اب یہہ سیتاح اور کار سپانڈنٹ اپنے سب مطلب کی عنان بجانب حکام سر رشتہ تعلیم حلقہ جالندھر و ڈسٹرکٹ انسپکٹر صاحب لودیانہ اور ممبران صاحب کمیٹی مدرسہ لودیانہ منعطف کرتا ہے جسقدر یہنے دور و دراز کے ملکوں کی سیاحت کی اور اُنکے طور طریق معاشرت کو دیکھا اور تاریخ زمانہ حالیں قلمبند کیا اور ایام سفر میں قصبات رائیپور گوجروال ساہنیوال۔ وغیرہ ضلع لودیانہ بھی دیکھنے میں آئے انکا ایک عجیب بزالدہنگ یا گوہ میں جھگڑ دیچارے معلوم پر آفت۔ پہلے ہم ناظرین کو ایک خندہ آمیز مختصر داستان قصبہ گوجروال کی سُناتے ہیں۔

حکایت۔ س۔ سنو معلم تم جانتے ہو ہم کون ہیں۔ ج نہیں صاحب معلوم نہیں۔ س۔ ظاہر تو کر دیجئے کون ہیں۔ ج ہم نمبردار کے دوست ہیں تمکو گاؤں سے نکلوا سکتے ہیں۔ س۔ بھلا صاحب کیوں اور کیا قصور۔ ج سبق کے یاد نہ ہونے پر ہمارے لڑکے کو غصہ سے بیوقوف اور نالایق کہتے ہو۔ س۔ بھلا جناب اگر یہہ فعل ہو گیا ہم کیا جواب انسپکٹر کو دینگے صاحب اُستاد کا جھڑکنا بُرا نہ سمجھو۔ س۔ اچھا معلم اگر ہمارا زور چلا تو تمکو اسکا مزہ دکھلا دینگے +

اتنی بات سنکر راقم بھی اُسکے پیچھے ہو لیا اور ایک عرضی پر کسی سے کچھ مضمون لکھوا کر لوگوں سے دستخط کروانے لگا۔ بعض ناخواندہ سے جھوٹ موٹ کہکر اور بعض سے سچ کہکر اور کئی مصنوعی دستخط کئے کہ اسکو یہاں سے تبدیل کیا جاوے۔ یہہ خدا معلوم آیا اُسنے عرضی ضلع میں بھیجی یا پھاڑ ڈالی +

اب قصبہ رائیپور کی داستان جو اس سے بھی بڑھکر ہے سُنیئے

حکایت۔ ذمنشی ہمارا لمنبرون کا جو دوسرا فریق ہے کل تم اُسکے پاس کیوں بیٹھے تھے۔ منشی صاحب بولے ہمکو صاحب دونوں برابر ہیں۔ اچھا تم نے اِن لوگوں کو ہمارے برابر کر دیا۔ اچھا انسپکٹر کو آ جانے دو دیکھا جائیگا +

قصبہ نارنگوال کی داستان اِن دونوں سے عجیب و غریب ہے

ایک جگہہ کنجری کا تماشہ ہو رہا تھا۔ نارنگوال کا ایک باشندہ کہنے لگا ہم سادھ ہیں ہمکو سپاہی کیونکر روک سکتے ہیں اتنے میں سپاہی بھی آن پہنچا اور اُسی کو کہا بیٹھ جاؤ اتنے میں سادھ صاحب اکڑ کر بولے ہم نہیں بیٹھتے غرضکہ تنازعہ ہو پڑا اور سپاہیوں نے سادھ صاحب کو خوب مارا

پاس ایک معلم کھڑا تھا سادھ صاحب بولے تمنے ہماری مدد نہیں کی ہم تمہاری خبر لینگے دیکھنا آجکل انسپکٹر کو عرضی بھیجتے ہیں +

اب یہہ نامہ نگار حکام سر رشتہ تعلیم کی خدمت میں عرض کرتا ہے کہ اِن تینوں قصبات کی جو عرضی ہو اُسپر خوب توجہ اور خیال رکھنا ہو گا کوئی بیچارہ معلم ناحق کہیں نشانہ تیر بلا نہ ہو جاوے +

مراقم خیر خواہ معلمان سیتاح و کار سپانڈنٹ از مقام رائیپور گوجروال

مختلف واقعات

لارڈ ڈفرن صاحب نے عورات انگلنڈ سے عورات ہند کی اعانت کے لئے درخواست کی ہے +

"دیس سدھار مذہب اور دو دو کی فقیری" اِس عنوان کا ایک آرٹیکل اخبار دھرم جیون میں درج ہوا ہے جسمیں ایک عاشق مزاج آریا رکن کی کرتوتوں کا تذکرہ ہے اگر واقعی ایسا ہی ہے تو نہایت ہی افسوس کا مقام ہے۔ نہیں معلوم کس شیخی پر آریا صاحبان غیروں کی مخالفت کرتے ہیں ایسے ہی موقعہ پر یہہ مثل صادق آتی ہے +

خود را فضیحت دیگران را نصیحت

امریکہ میں کثرت سے عورتیں سرکاری ملازمت میں داخل ہیں صرف ایک واشنگٹن شہر میں چار ہزار عورتیں کلرک کا کام کرتی ہیں۔ بعض بعض لیڈیاں چھ سو روپیہ ماہوار تک تنخواہ پاتی ہیں +

کامتی میں ایک مجرم کی پگڑی گم ہو گئی تھی کمشنر صاحب نے افسر پولیس سے بحساب فی کس ۲ پیسہ وصول کر کے مجرم کو دیدیئے اور اعلیٰ افسر نے باز پرس کی۔ واہ رے انصاف + خ۔گ

ناروے کے ایک جہاز میں بیان کرتے ہیں کہ بھوت پریت کے آسیب ہیں چنانچہ اُس جہاز میں لوگوں کی آمد و رفت بالکل بند ہو گئی۔ سو جو کیدار اُسکی حفاظت کو چھوڑ رہے گئے۔ ایک رات ریکھا

نے کہتے ہیں کہ اُسکے گھر میں رات کو ایک آدمی بے سر پھرتا ہے اُسکا سایہ چلتا نظر آتا ہے۔ پلنگ کے بچھونے رات بھر کھینچا رہتا ہے مید جرم کر دیتا ہے جب سونے والا آنکھیں بند کرے۔ تو مردہ کی مانند اپنے ہاتھ آگے منہہ پر پھیرتا ہے۔ اور کانوں میں صدا آتی ہے کہ تم یہاں سے جاؤ۔ تمہارا یہاں کچھ کام نہیں +

نور افشاں - وہمیات فضول صرف وہم۔ اور کچھ نہیں +

پنڈی بھٹیاں - ایک طفل بلوچ عمر چودہ سالہ شتر ونکا ایک گلہ چرا رہا تھا۔ ایک اونٹ نے بسبب کینہ دیرینہ کے اُسکو بازو سے پکڑ کر ایسا جھٹکا کہ لڑکا دس کرم کے فاصلہ پر جا پڑا اور بازو شانہ سے ٹوٹ کر اونٹ کے منہہ میں رہگیا۔ پھر دوبارہ اونٹ اُسپر دوڑا لیکن لڑکے نے بڑے حوصلہ سے اپنی جان بچائی۔ امید ہے کہ جان سے بچ جاویگا + س ۔ ا

بمبئی شہر میں جو دو جی اگمادجی اینڈ کو نے جو شراب کی دوکانیں رکھتے ہیں۔ دو باد ر لصاحبان کو گجرات میں بھیجا ہے کہ پرہیزگاری پر وعظ کریں۔ ایک اُنمیں سے ولایتی اور دوسرے ہندوستانی ہیں +

گورنمنٹ نے ارادہ کیا ہے کہ حد کوئٹہ سے روس کی حد ایک سو میل دور ہرات میں ریلوے قایم کیجاوے۔ اگر ایسا ہو تو غالباً انگلنڈ ایک ہفتہ کا سفر ہوگا +

رشوت اسے کہتے۔ نیویارک واقع امریکہ ۱۲ مجسٹریٹوں نے ۹۵۰۰۰ روپیہ رشوت میں لیا لینے والونکے حوصلے دیکھئے اور دینے والونکی ہمت سچ ہے آدمی کا شیطان آدمی ہی ہوتا ہے۔ ان رشوت خوروں پر جرم ثابت ہوگیا۔ وہ غالباً پانچ پانچ سال کی قید کے سخت سزا یاب ہونے +

شیخ مہر علی پر تین جرم ثابت کئے گئے چنانچہ مسٹر کمنس نے آخری حکم میں یہہ الفاظ فرمائے +

"دو اُن تحقیقات میں جو میرے سامنے ہوئی تم پر تین جرم ثابت ہیں

(۱) جرم امانت ہوہ جسمیں تمکو تین سال قید سخت اور اڑھائی ہزار روپیہ جرمانہ کی سزا دیجاتی ہے (۲) مجرم امانت دُکمی جسمیں تمکو پانچ سال قید سخت اور اڑھائی ہزار روپیہ جرمانہ کی سزا دیجاتی ہے۔ (۳) جرم اعانت قتل جسمیں تمکو پھانسی کی سزا دیجاتی ہے۔ اور نیز تمہاری تمام جائیداد قرق کیجائیگی" +

مجرم کیطرف سے چیف کورٹ میں اپیل دائر ہوگئی ہے۔ دیکھئے کیا نتیجہ نکلیگا۔ مگر سخت افسوس ہے +

آریا سماج کے ایک معزز سنیاسی پرچارک نے بوقت ملاقات ایک برہمو سے کہا۔ دو کیا آپ خیال کرتے ہیں کہ ہم پانڈت گورودت یا دو آریا سماج کے سمجھدار ممبر ویدوں کو خدا کی کلام مانتے ہیں؟ ہرگز نہیں لیکن اپنے دیس اور سنسکرت زبان کے لیئے کو تکیطرف پبلک کی تعظیم بڑھانے کے لئے ایسا وعظ کرنا نہایت ضروری ہے" + و۔ ج

نور افشاں - کیوں نہو۔ آریا سماج کی ہستی ایک نہ ایک دن اُٹھ جانے رہیگی۔ آخر جھوٹھ کبتک چلیگا +

گر ہمیں مکتب است و ایں ملاں
کار طفلاں تمام خواہد شد

سنتوک سنگھ طالب علم ڈسہالی ضلع لودیانہ لکھتا ہے کہ سردار بدن سنگھ صاحب زمیں ہلود ضلع لودیانہ ڈسہالی میں تشریف لائے۔ نہایت خوش اخلاق اور ملنسار ہیں چوکیدارونکو انعام دیا اور طلبا کا امتحان لیکر شیرینی سے اُنکا منہہ میٹھا کیا +

بمبئی میں ایک پارسی لیڈی نے ایک ہمراٹ بیرسٹر پر نالش کی جسنے اُسنے شادی کا وعدہ کیا اور پھر شادی نکی عدالت ہائی کورٹ سے پارسی بیرسٹر پر ساڑھے بارہ ہزار کا ہرجانہ عورت کو دلایا گیا +

مقام گوکنڈا کے ڈپٹی کالکٹر بنام

محمد یوسف پر بجرم رشوت ستانی ۳۰۰۰ روپیہ جرمانہ ہوا +

اخبارات تار برقی

لنڈن - ۹ فروری۔ آخر فرقہ سوشیلسٹ کل شام کلرکن ویل میں ایک جلسہ منعقد کرنے میں کامیاب ہوا جسکے بعد بدمعاشوں کے ایک گروہ نے کسی گرد نواح کی چند دکانوں کو نقصان پہنچایا اور لوٹ لیا +

پیرس - ۸ فروری۔ فرانس کے چیمبر آف ڈیپوٹیز نے ۸ کروڑ ۹۰ لاکھ کے فوجی قرضہ کو جسکی جنرل بولنگر نے درخواست کی تھی منظور کر لیا ہے +

لنڈن - ۱۰ فروری۔ ارل ڈنمریوں نے عہدہ انڈر سکرٹری آف سٹیٹ نو آبادیہا سے ویسے ہی وجوہ پر استعفی دیدیا ہے جو لارڈ ضیڈلف چرچل کے مستعفی ہونیکا باعث ہوئے تھے +

لنڈن - ۱۰ فروری۔ مسٹر جیمس فرگسن انڈر سکرٹری آف سٹیٹ معاملات خارجیہ نے کل رات ایک دعوت پر جو جلسہ تجار کمبطر نے دیگئی تھی بیان کیا کہ وہ یورپ میں جنگ کا جاری ہونا غیر اغلب خیال کرتے ہیں +

برلن - ۹ فروری۔ یہاں تازہ خبریں اِس مضمون کی مشہور ہیں کہ فرانسیسی افواج برابر سرحد پر جمع ہو رہی ہیں اور بیان کیا جاتا ہے کہ فرانسیسی سامان رسد بمقدار کثیر سرحد کیطرف روانہ کر رہے ہیں۔ پرنس ہوہن لوہی نے مقام سٹراسبرگ میں ایک دعوت میں تقریر کی اور اسمیں کہا کہ جبتک فرانسیسی موجودہ صورت حال کو صاف دلی سے تسلیم نکرینگے سیطح کے اندیشے بنے رہینگے +

رومیہ - ۸ فروری۔ وزارت اٹلی نے بوجہ اُن متواتر حملوں کے جو بمقام شکست مسودہ سے پارلیمنٹ میں اُسپر کئے جاتے تھے استعفا دیدیا ہے۔ مسوا میں فوج اٹلی کی شکست کا جو حال سرکاری طور پر آیا ہے اُس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اٹلی کے ۲۳ افسر اور ۴۷ آدمی مقتول اور ۸۲ مجروح ہوئے۔ +

برلن - ۸ فروری۔ فرقہ سوشیلسٹ کے ایک انتخابی جلسہ کو جو مقام ڈیٹ ٹم میں منعقد ہوا تھا بذریعہ فوج کے منتشر کر گیا۔

چند سو شیلنٹ جو مزاحمت سے پیش آئے تھے۔ زخمی ہوچکے +

سرکاری خبریں

جے۔ اے اینڈرسن صاحب بہادر اسسٹنٹ کمشنر شیدوانکا بجائے جی سی واکر صاحب بہادر کے راولپنڈی میں قایمقام ڈسٹرکٹ جج مقرر ہوئے +

اور جی سی واکر صاحب بہادر بجائے جی۔ آئی واکر صاحب بہادر کے جو سرکاری خدمات سے واپس آئے تھے میں لدھیانہ کو تبدیل کئے گئے ہیں +

آر۔ ایم ڈین صاحب بہادر مہتمم بندوبست ضلع گورداسپورہ علاوہ اپنے کام کے کولڈ سٹریم صاحب بہادر کی جگہہ ضلع گورداسپورہ کا اہتمام اپنے ہاتھ میں رکھینگے اور کولڈ سٹریم صاحب بہادر لاہور میں ایلیسی صاحب بہادر کے ایام رخصت میں بطور قایم مقام کمشنر کام کرینگے +

رائے بہادر سردار پرتاب سنگھ صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر امرتسر عارضی طور پر لاہور کو تبدیل ہوئے +

لفٹننٹ سی۔ ایس۔ ڈی۔ ڈی مارسڈیل صاحب بہادر اسسٹنٹ کمشنر پنجاب بطور فالتو اکسٹرا اسسٹنٹ درجہ دویم اور سی۔ بی برانڈ صاحب بہادر اسسٹنٹ کمشنر پنجاب بطور فالتو اسسٹنٹ کمشنر درجہ سویم ملک برہما میں مقرر ہوئے +

لودیانہ

جس دھوم دھام و کروفر سے جشن جوبلی قیصر ہند (ادام اللہ ملکہا) کی تیاریاں ہندوستان کے کل امصار و دیار میں ہو رہی تھیں ناظرین اُس سے آگاہ ہیں اپنی اپنی جگہہ سب نے خوشی منائی اور جشن میں شریک ہوئے ہونگے یہاں بھی حسب حیثیت اس جشن کی اچھی رونق ہوگی۔ مختصر کیفیت جس کی یوں ہے +

پڑاؤ پر جہاں جلسہ نوروز ہوا کرتا ہے۔ شہر و دیہات کے روسا و طلباء و عوام الناس بہ ہجوم ہو کر ٹھیک ۱۲ بجے کے جناب جی ای ولکنیلڈ صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر تشریف فرما ہوئے اور کارروائی جشن شروع کی گئی۔ ہر ایک شخص کا چہرہ خوش و بشاش نظر آتا تھا۔ اول صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے اپنے دست مبارک سے حضور قیصر ہند و گورنر جنرل کیطرف سے چند رؤسا کو خوشنودی کے پروانے عنایت کئے۔ چند اشیا بعض کو مرحمت فرمائیں۔ اور دیہات کے طلبا کو کتب تقسیم کی گئیں۔ بعدہ منشی شرف الدین صاحب نے ایک مضمون جوبلی کے بابت میں نہایت خوش آوازی سے پڑھا۔ ازاں بعد ایک ایڈریس جو نہایت خوبصورتی سے اسی تقریب کے لئے مشن ہائی سکول کیطرف سے تیار کیا گیا تھا۔ شہزادہ نادر صاحب آنریری مجسٹریٹ نے پڑھکر سنایا۔ کچھ تو لوگوں کے شور سے کچھ دھیمی آواز سے پڑھنے کے سبب سنائی نہ دیا +

خوشی تو اپنے اپنے حال کے مطابق سب کو تھی۔ مگر سب سے زیادہ وہ ۶۰ قیدی خوش تھے جو اُسوقت رہا کئے گئے جب جیل سے وہ پریڈ کیطرف لائے گئے۔ اُنکو حضور قیصر ہند کیطرف سے رہائی کی خوشخبری سنائی گئی۔ تو بھلا آپ سمجھ لیں اس فصل بہار میں قید سے آزادگی کے حصول کے سبب دلونمیں خوشی کے کیسے کیسے جوش پیدا ہوتے ہونگے حضور ممدوحہ کے حقمیں کس جوش دلی سے دعا خیر دیتے ہونگے اُسوقت ہمنے اُنکو اپنی مادری زبان پنجابی میں بلند آواز سے یہہ گاتے سنا +

جگ جگ راج سوایا ملکہ رانی دا

شہزادی ملکہ دا راج زیادہ زیادہ ہووے

اِسکے بعد سلامی بذریعہ انگیسو ایک گولہ اور فائر بندوق سے ادا کی گئی پھر دن بھر کھیل تماشے ہوتے رہے +

ایک گھوڑا ڈر کر بگھی کو لے بھاگا۔ بگھی تو چور ہوگئی۔ مگر خیر سے جلدی پکڑا گیا کسیطرح کا نقصان نہیں ہوا سوائے اسکے کہ ایک کانسٹبل کو تھوڑی ضرب آئی +

افسوس ہے کہ بوندا باندی پڑی ورنہ اس موقعہ پر پولیس کا انتظام اچھا تھا

رات کو شہر میں روشنی کی گئی۔ بہت عمدہ اور قابل دید تھی صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر خود بھی انتظام روشنی دیکھتے پھرتے تھے۔ مشن احاطہ اور کرسچن گرجا میں بھی روشنی کی گئی۔ اُنمیں گرلس بورڈنگ سکول کی روشنی دیکھنے کے قابل تھی اور بہت دیر تک رہی +

اسی تاریخ یہاں کی مسیحی کلیسیا نے گرجا میں حضور قیصر ہند کی سلامتی کے لئے دعائیں کیں +

شام کو نو بجے میونسپل کمیٹی کیطرف سے اسٹیشن کے یوروپین صاحبان کو ضیافت دیگئی +

ہمارے خیال میں یوروپین کا حق ضیافت لینے کا نہ تھا۔ اُنکو تو ضیافت دینی چاہئے تھی۔ کمیٹی روپیہ کی مالک ہے۔ جدھر چاہے لگائے اس ضیافت کے لئے سنا ہے ۴۰۰ روپیہ تجویز کیا گیا تھا +

۱۷ تاریخ کی کیفیت آئندہ پرچہ میں درج ہوگی +

شہر کے بیچ ہسپتال کا ان دنوں عدم وجود برابر ہے۔ مرزا امام الدین صاحب ڈاکٹر کی لیاقت اور شرافت میں کچھ شک نہیں۔ مگر افسوس کہ وہ آجکل بے دست و پا بیٹھے رہتے ہیں۔ ڈسپنسری میں دوائی ندارد۔ کوئی علم دوائی مانگو۔ جواب ملتا ہے۔ نہیں ہے۔ سول سرجن صاحب کیوں نہیں توجہہ فرماتے۔ دوائی کے نہ ہونے سے لوگوں کو سخت تکلیف ہے۔ وہ بھی سمجھو تو گویا بیکار ہیں۔ جب دوائی ہی نہیں تو مریضوں نے وہاں کیوں جانا ہے گذشتہ سال میں اسی بیچ ہسپتال کے رجسٹر میں ۱۴ ہزار سے کچھ اوپر بیمار درج تھے حالانکہ صدر ہسپتال میں پندرہ یا سولہ ہزار تھے۔ لیکن اب دوائی کے نہ ہونے سے مریض کیوں جائینگے۔ ہم پوچھتے ہیں کہ جبحال میونسپل کمیٹی یوروپین صاحبان کی ضیافت میں بتقریب جشن جوبلی ۴۰۰ روپیہ خرچ کر سکتی ہے۔ تو اس ہسپتال کی ادویات کے لئے کچھ نہیں دے سکتی اگر دیتی ہے۔ تو دوائی کہاں ہے۔ غریبوں کے حال پر بھی رحم کرو۔ خدا تمہارا بھی بھلا کریگا +

ہم اوپر یہہ لکھنا بھول گئے۔ کہ ایک شخص نے حضور قیصر ہند کی سلامتی میں چند اشعار نہایت خوبصورتی سے نقاشی کر کے لکھے تھے۔ جو اُس موقعہ پر پڑھکر سنائے گئے۔ اُن میں جشن کی تاریخ کا یہہ شعر تھا +

جشن جوبلی آفتاب جہاں
قیصر ہند را مبارک باد

سنہ ۱۸۸۷ء

غذائے روح

اِس رسالہ کا ازسرِ نو ترتیب اور اضافہ کے ساتھ چھاپنا منظور ہے۔ اِس واسطے پیارے عمانوئیل کے پیار کرنے والوں کی خدمت میں عرض ہے کہ مہربانی فرماکر مسیحی مذاق اور خیالات کے جو جو اشعار اُنکے خود یا دوسرے بزرگوں کے اردو زبان میں اُنکے پاس ہوں جو رسالہ مذکور میں درج نہیں ہوئے ہیں عنایت فرمائیں تاکہ وہ رسالہ ایک بہر دل عزیز مجموعہ ہر قسم کے اشعار و مضامین کا ہو جائے سو یہہ بھی عرض ہے کہ مہربانی فرماکر اُن شاعروں کا مختصر احوال بھی عنایت فرمائیں خصوصاً اُنکے مسیحی ہونے کا حال اور اُنکی مسیحی زندگی کا تذکرہ کہ وہ ایک فائدہ مند تذکرہ ہوگا جو اُسی رسالہ کے آخر میں لکھ جائیگا +

اشعار اور احوال مذکور چاہے رومن اُردو میں ہو چاہے فارسی حروف میں - +

بندہ کا پتہ حسب ذیل لکھیں - صفدر علی پنشنر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر مقام صدر بازار ناگپور - ممالک متوسط +

رسالہ

راحتِ دل

طبع ثانی

جس میں خدا و مسیح کی توصیف و ثنا کے لئے اردو اور پنجابی زبان کی ۳۰۰ غزلیں و گیت ہیں - صرف مسیحی مجلسوں میں گانے کے لئے دیسی راگ پر تیار کیا ہے - ۹۶ صفحہ پر چھپ کر تیار ہے جو صاحب چاہیں قیمت نقد ۲ روپائی مع محصول بھیجکر منگوالیں ۱۰ جلد کے خریدار کو محصول معاف حسب ذیل پتہ پر مل سکتے ہیں +

بابو فیلبوس صاحب - امرتسر پادری تھومل صاحب سکہ ضلع سیالکوٹ مشتہر لودیانہ مشن پریس +

المشتہر - رحمت مسیح و اعظ

قصیدہ

تہنیت جشن جوبلی جناب قیصر ہند دام سلطنتہا

شکر حق ہے ہیں دشت و چمن بحر و جبل
قمر و مشتری و زہرہ و مریخ و زحل
پہنے ہے مہر فلک تار شعاعی کی قبا
اوڑھے مہتاب ہے تاریکی شب کا کمبل
دامن ابر ہے بنا ہے صفت نم گیرہ
خیمہ چرخ زمین پر ہے کھڑا دل بادل
گلشن دہر میں آیا قدم فصل بہار
دو تک سبزہ خود رو سے ہے فرش مخمل
لب سوسن پہ مسی ہاتھوں میں نسترن کے حنا
آنکھوں میں نرگس شہلا کی لگائے کاجل
اسقدر جوش نمو گلشن عالم میں ہوا
ڈھال میں پھول نمایاں ہوئے ملو میں پھل
بازوئے تیر میں پر جسکے نکل آتے ہیں صاف
شاخ آہو میں عجب آگیا ہے جو نکلے کونپل
قہقہے باہم ہیں کہیں لطف مذاق
قہقہہ زعفرانیہ کہیں ہوتی ہے چہل
کہیں ہیلا کہیں ارگن کہیں بجتا ہے ستار
کہیں دف ہے کہیں طبلہ کہیں آواز دہل
ہر جگہہ عیش و طرب کا ہے مہیا سامان
آجکل کوئی نہیں دستِ فلک سے بیکل
باعث جشن طرب کا بھی مفصل ہو بیان
طوطیٔ ناطق ہو شیاء خبر دار سنبھل
قیصر ہند ہے زیب چمن انگلستان
نام وکٹوریہ شاہنشہ فرخندہ عمل
مٹ گیا جسکی عدالت کے سبب ظلم کا نام
غربا جسکی سخاوت سے ہوئے اہل دول
رحم و ہمدردی و دلسوزی و شفقت سے ہے کام
راتدن رہتی ہے انصاف ہی روشن مشغل
ناخن حکمت و دانائی و تدبیر سے صاف
حل وہ کردیتی ہے ہر عقدۂ مالا ینحل
دخل کیا مشغلہ غیر ضروری میں ہو صرف
کوئی گھنٹہ کوئی ساعت کوئی لمحہ کوئی پل
راستی اُسکے زمانہ میں ہوئی عام پسند
کیا عجب گیسوا بروپہ بھی جانا ہے بل
اُسکی اورنگ نشینی کو ہوئے سال پچاس
کھل گیا غنچہ کی مانند ہر اک دلکا کنول
سولہویں فروری جشن کا دن پایا قرار
کیوں نہ یہہ روز ہو نو روز کے دن سے افضل
جوبلی جشن مبارک ہو مبارک ہے عام
کہہ رہا ہے فلک پیر بآواز دہل
طول تقریر سے کیا فائدہ کر نظم تمام
بس بس اے خامۂ فرحت یہہ دعا کا ہے محل
یاالٰہی رہیں باحشمت و شوکت ملکہ
چین و تاتار و بدخشان و ختن میں ہو عمل
جو مخالف ہیں وہ پامال رہیں مثل حنا
جُبہ سا در پہ سلاطین رہیں مثل صندل
شہزادوں پہ رہے سایۂ دامن ایسے
خوش و خرم رہیں نواب گورنر جنرل
شاد و کام رہیں جملہ رعیت آباد
صلح ہو امن ہو موقوف رہے جنگ و جدل

ملاحظہ فرمائیے

اے حضرات باقیداران قیمت اخبار آپ تقاضا چاہتے ہیں اپنا یہہ شیوہ نہیں مناسب تو اسطرح ہے کہ جیسا ہمارا برتاؤ آپکے ساتھ ہے آپ بھی ویسا ہی سلوک ہمارے ساتھ کریں جو کچھ آپکے [illegible] +